لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ، وَدِعَامَةُ الدِّينِ الْفِقْهُ، وَدِعَامَةُ الْفِقْهِ النَّحْوُ

(ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے، دین کا ستون فقہ ہے اور فقہ کا ستون نحو ہے۔)

"ہدایت النحو کو سمجھنے کا جدید، جامع اور امتحانی اسلوب"

اصالت النحو اردو شرح ہدایت النحو

مفتی محمد طاہر رضا قادری

مدرس شعبہ درس نظامی و شعبہ تخصص فی الفقہ

جامعہ مرتضائیہ شرق پور شریف

- **جامع عنوانات:** ہر بحث کا واضح نقشہ۔
- **تحقیقِ اعراب:** ہر لفظ پر اعراب کی نحوی وجہ کی وضاحت۔
- **تفہیمی تشریح:** مشکل مسائل کا سوال اًجواباً حل۔
- تجدیدی اسلوب: معروضی سوالات (MCQs) اور مشقوں کے ذریعے مہارت کا امتحان۔
- پوری کتاب حاصل کرنے کے لیے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں
- 923077798297

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین، وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عربی زبان کو وہ شرف عطا فرمایا کہ اسے اپنی آخری کتاب اور اپنے آخری نبی ﷺ کے کلام کے لیے منتخب کیا۔ یہی وجہ ہے کہ علومِ اسلامیہ کے فہم اور قرآن وسنت کی روح تک پہنچنے کے لیے علمِ نحو کی اہمیت ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اکابرین نے سچ فرمایا ہے:

اَلْعِلْمُ قُفْلٌ وَمِفْتَاحُهُ النَّحْوُ (علم ایک تالا ہے اور نحو اس کی کنجی ہے۔)

درسِ نظامی کے نصاب میں **ہدایت النحو** کو وہ مقبولیت حاصل ہے کہ اسے فنِ نحو کا ستون مانا جاتا ہے۔ تاہم، بدلتے ہوئے تدریسی تقاضوں اور طلبہ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک ایسی شرح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو نہ صرف دقیق بحثوں کو سہل بنائے بلکہ طالبِ علم کے اندر عبارت خوانی کا ملکہ بھی پیدا کرے۔

زیرِ نظر تالیف **"اصالت النحو"** اسی ضرورت کی تکمیل کی ایک ادنٰی سی کوشش ہے۔ اس شرح کی تیاری میں مندرجہ ذیل اسلوب کو اپنایا گیا ہے تاکہ یہ ہر سطح کے طالبِ علم کے لیے مفید ثابت ہو:

جامع عنوانات وتعارف: ہر عبارت سے پہلے ایک جامع عنوان اور اس کا مختصر پس منظر دیا گیا ہے تاکہ قاری کا ذہن بحث کے لیے تیار ہو سکے۔

تحقیقِ اعراب: عبارت پر مکمل اعراب کے ساتھ ساتھ **"وجوہِ اعراب"** کے عنوان سے ہر لفظ کی نحوی حیثیت (مبتدا، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ) کی وضاحت کی گئی ہے۔

سلاست و تشریح: ترجمہ میں روانی اور سادگی کا لحاظ رکھا گیا ہے، اور پیچیدہ مسائل کو **سوال و جواب** کی صورت میں پیش کیا گیا ہے تاکہ طالبِ علم کی الجھنیں دور ہو سکیں۔

تمرین و مہارت: جدید تعلیمی اسلوب کے مطابق ہر سبق کے آخر میں **ایم سی کیوز (MCQs)** اور **مہارتی مشقیں** شامل کی گئی ہیں تاکہ حاصل کردہ علم کا پختہ امتحان ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے طلبہ و اساتذہ کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

خادمِ علم و طلبہ

مفتی محمد طاہر رضا قادری

مدرس شعبہ درس نظامی و شعبہ تخصص فی الفقہ

جامعہ مرتضاءیہ شرق پور شریف

فہرست اصالت النحو

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمن الرّحیم

مجرور مضاف الیہ صفت صفت

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا

حمد و صلوۃ اور کتاب کا آغاز

کتاب کا آغاز بسم اللہ، اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام سے کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی ربوبیت اور پرہیزگاروں کے لیے اچھے انجام کا ذکر ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلمِینَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتّقِینَ.

مبتداء مجرور صفت مضاف الیہ مبتداء مجرور

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لیے

وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی رَسُولِہِ مُحَمّدٍ وَآلِہِ وَأَصْحَابِہِ أَجْمَعِینَ

مبتداء معطوف بدل معطوف معطوف تاکید

اور درود و سلام ہو اس کے رسول محمد پر اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر

سوال مصنف نے تسمیہ کے بعد حمد سے کتاب کا آغاز کیوں کیا؟

جواب اس کی پانچ وجوہات ہیں

1. کتاب اللہ کی اقتداء کرتے ہوئے
2. حدیث پر عمل کرتے ہوئے
3. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل امر ذی بال لم یبدء بحمد فھو اقطع

ہر وہ کام جس کی ابتداء حمد سے نہ کی گئی وہ نا مکمل ہے

4. اسلاف کے طریقہ پر چلتے ہوئے کہ ہمارے بزرگان دین بھی ایسا ہی کرتے تھے

5. اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہ شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے
6. اور حمد کے متعلق احادیث میں جو فضائل آئے وہ حاصل کرنے کے لیے

سوال حمد کی تعریف اور مثال بیان کریں

جواب اختیار خوبی پر زبان سے تعریف کو حمد کہتے ہیں جیسے علم، مہارت، تدریس وغیرہ پر تعریف

سوال مدح کی تعریف کریں

جواب غیر اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کو مدح کہتے ہیں جیسے حسن، ذہانت وغیرہ

سوال **رب العالمین** کا اعراب بیان کریں

جواب **رب** کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں **اللہ** کی صفت ہو تو مجرور
اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ہو تو منصوب **ھو** ضمیر مقدر کی خبر ہو تو مرفوع پڑھیں گے

سوال **و العاقبۃ للمتقین** کا جملہ کس لیے مصنف نے ذکر کیا؟

جواب جب **رب العالمین** کہا تو کسی کو یہ خیال آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سب کی آخرت بہتر کرے گا کیونکہ وہ رب العالمین ہے اس خیال کو دور کرنے کے لیے کہا کہ سب کی آخرت بہتر نہیں ہو گی بلکہ جو متقی ہوں گے انہی کی آخرت بہترین ہو گی

سوال متقی کسے کہتے ہیں

جواب متقی کا لغوی معنی بچنا ہے اور اصطلاحی معنی ہے انسان کا اس فعل یا ترک فعل سے بچنا جس کی وجہ سے وہ جھنم کا مستحق ہو سکتا ہے

سوال حمد کے بعد صلاۃ و سلام کا ذکر کیوں کیا؟

جواب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی**
اور اللہ تعالیٰ نے صلاۃ کے بعد سلام کا حکم دیا
اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(56)

سوال صلاۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب صلاۃ کا لغوی معنی دعا ہے اور اصطلاحی معنی اللہ کی صلاۃ سے مراد رحمت ہے اور فرشتوں کی صلاۃ سے مراد استغفار ہے اور مومنین کی صلاۃ سے مراد دعا ہے اور جانوروں کی صلاۃ سے مراد تسبیح ہے

سوال آل سے کیا مراد ہے؟

جواب آل کا ایک معنی اولاد و اھل بیت ہے اور دوسرا معنی قوم ہے جیسے آل فرعون آل موسی

سوال آل اصل میں کیا تھا؟

جواب آل اصل میں اول تھا واؤ کو الف سے بدل دیا تو آل ہو گیا

سوال آل نبی سے کیا مراد ہے؟

جواب آل نبی کا ایک معنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ھاشم کی اولاد ہے جن پر صدقہ واجبہ حرام ہے اور دوسرا معنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر متقی پرہیز گار امتی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد کل تقی

سوال صحابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب صحابی وہ شخص ہے جو ایمان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی صحبت سے سرفراز ہوا اور اسلام پر ہی خاتمہ ہوا

خطبہِ کتاب اور ہدیہ مصنف

اس عبارت میں مصنف کتاب کی تالیف کا مقصد، اس کا اسلوب اور اس کی ترتیب بیان فرمارہے ہیں۔ مصنف نے واضح کیا ہے کہ یہ کتاب "کافیہ" کی ترتیب پر مبنی ہے، جس میں نحو کے اہم مسائل کو آسان عبارت اور مثالوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں اختصار کا پہلو ملحوظ رکھا گیا ہے اور دلائل و علل سے گریز کیا گیا ہے تاکہ مبتدی طالب علم الجھن کا شکار نہ ہو۔ کتاب کو ایک مقدمہ اور تین اقسام پر مرتب کیا گیا ہے۔

أَمّا بَعْدُ فَهَذَامُخْتَصَرٌ مَضْبُوطٌ فِي النَّحْوِ جَمَعْتُ فِيهِ مُهِمّاتِ النَّحْوِ

شرط قائم مقام مبتدا مبتداء خبر خبر ماضی معروف مفعول بہ مضاف الیہ،

بہر حال (حمد وصلاۃ) کے بعد تو یہ مختصر ہے محفوظ ہے نحو کے بارے میں، میں نے اس میں نحو کی اہم باتوں کو جمع کیا

عَلَى تَرْتِيبِ الْكَافِيَةِ مَبُوّبًا وَمُفَصّلًا بِعِبَارَةٍ وَاضِحَةٍ مَعَ إِيرَادِ الْأَمْثِلَةِ

مضاف الیہ حال معطوف جار مجرور صفت مفعول فیہ مضاف الیہ مضاف الیہ،

کافیہ کی ترتیب پر باب بنا کر اور فصلیں بنا کر واضح عبارت کے ساتھ مثالوں کو لانے کے ساتھ

فِي جَمِيعِ مَسَائِلِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلْأَدِلّةِ وَالْعِلَلِ

جار مجرور مضاف الیہ جار مجرور مضاف الیہ جار مجرور معطوف،

ان کے تمام مسائل میں دلائل اور علتوں کے درپے ہوئے بغیر

لِئَلَّا يُشَوِّشَ ذِهْنَ الْمُبْتَدِي عَنْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ وَسَمّيْتُه بِ"هِدَايَةِ النَّحْوِ"

جار ناصبہ مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ مجرور مضاف الیہ ماضی معروف مجرور مضاف الیہ

تاکہ ابتدائی طالب علم کے ذہن کو پریشان نہ کرے مسائل کو سمجھنے سے اور میں نے اس کا نام ھدایت النحو رکھا

رَجَاءَ أَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ الطَّالِبِينَ

مفعول لہ مضارع معروف فاعل ماضی معروف جار مجرور مفعول بہ

اس امید سے کہ ھدایت دے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے طلباء کو

ورَتَّبْتُه عَلَى مُقَدَّمَةٍ وَثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ بِتَوْفِيقِ الْمَلِكِ الْعَزِيزِ الْعَلَّامِ

ماضی معروف جار مجرور معطوف مضاف الیہ جار مجرور مضاف الیہ صفت صفت،

اور میں نے اس کو ایک مقدمہ اور تین قسموں پر ترتیب دیا غالب علم والے بادشاہ کی توفیق سے

سوال ہدایت النحو کتاب کی دس خوبیاں بیان کریں

جواب ۱۔یہ کتاب مختصر ہے ۲۔اس میں غیر ضروری باتیں نہیں

۳۔نحو کے اہم مسائل ہیں ۴۔کافیہ کتاب کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے
۵۔ابواب بنائے گئے ہیں ۶۔ فصلیں بھی بنائی گئی ہیں
۷۔آسان عبارت ہے ۸۔مثالیں بھی ذکر کی گئی ہیں
۹۔دلائل بیان نہیں کیے ۱۰۔علتیں بیان نہیں کیں

سوال مصنف نے کتاب کا نام ہدایت النحو کیوں رکھا؟

جواب ہدایت النحو کا معنی ہے نحو کی رہنمائی مصنف نے کتاب کا نام ہدایت النحو کا نام اس لیے رکھا کہ طلبا کو اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے نحو سیکھنے کے بعد ہدایت عطا فرمائے

سوال مصنف نے کتاب میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی ہیں ؟

جواب مصنف نے کتاب میں چار چیزیں بیان کی ہیں مقدمہ
پہلی قسم اسم کے بیان میں دوسری قسم فعل کے بیان میں تیسری قسم حرف کے بیان میں

مقدمہ: علمِ نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت

اس سبق میں علمِ نحو کے بنیادی مبادیات کا ذکر ہے جن کو جاننا مسائل شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے۔ علمِ نحو وہ علم ہے جس کے ذریعے کلمہ کے آخری حرف کے احوال (معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے) اور کلمات کو آپس میں جوڑنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔اس علم کا مقصد عربی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے بچنا ہے، جبکہ اس کا موضوع "کلمہ "اور "کلام " ہے۔

امَا الْمُقَدَّمِة فَفَی الْمَبَادی الَّتْی یجَبُ تَقْدِیمُھا

مبتداء جار مجرور اسم موصول مضارع معروف فاعل

بہر حال مقدمہ تو ان بنیادی باتوں کے بیان میں ہے جن کو پہلے لانا ضروری ہوتا ہے

لِتَوَقُّفِ الْمَسَائِلِ عَلیها فَفیها فُصُولٌ ثَلَاثَةٌ ،

جار مجرور مضاف الیہ جار مجرور جار مجرور مبتداء مؤخر صفت

مسائل کے ان پر موقوف ہونے کی وجہ سے تو اس میں تین فصلیں ہیں

النَّحْو عِلْمٌ بِأُصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ

مبتداء خبر جار مجرور مضارع مجہول نائب فاعل مضاف الیہ مضاف الیہ صفت

نحو ایسے اصول کو جاننا ہے جن کے ذریعے تین کلموں کے آخر کے احوال پہچانے جاتے ہیں

مِنْ حَيْثُ الْإِعْرَابُ وَالْبِنَاءُ ، وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ

جار مجرور مضاف الیہ معطوف معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ مفعول فیہ مضاف الیہ،

معرب مبنی ہونے کی حیثیت سے اور ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ پہچانا جاننا ہے

وَالْغَرَضُ مِنْهُ صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنْ الْخَطَأِ اللَّفْظِيِّ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ

مبتداء جار مجرور خبر مضاف الیہ جا ر مجرور صفت جار مجرور مضاف الیہ

اور اس سے غرض ذہن کو بچانا ہے کلام عرب میں لفظی غلطی سے

وَمَوْضُوعه الْكَلِمَةُ وَالْكَلَامُ

مبتداء خبر معطوف،

اس کا موضوع کلمہ اور کلام ہے

سوال مقدمہ کا لغوی معنی بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ مقدمہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں تعریفات بمع امثلہ قلم بند کریں

جواب : مقدمہ کا معنی ہے لشکر کا اگلا حصہ، لشکر کا اگلا حصہ، پورے لشکر کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اسی طرح کتاب کا مقدمہ بھی پوری کتاب کا سمجھنا آسان کر دیتا ہے اس لیے کتاب کے شروع میں بیان کی جانے والی بنیادی باتوں کو مقدمہ کہا جاتا ہے

مقدمہ کی اقسام مقدمہ کی دو قسمیں ہیں۔ مقدمۃ العلم مقدمۃ الکتاب

مقدمۃ العلم: وہ بنیادی باتیں جن کو سمجھے بغیر اس علم کو سمجھنا ممکن نہ ہو جیسے علم فقہ کی تعریف موضوع اور غرض

مقدمۃ الکتاب: وہ بنیادی باتیں جن کو سمجھنے سے کتاب کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے جیسے تعریفات

سوال مقدمہ میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب: مقدمہ میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں (1)علم نحو کی تعریف۔ موضوع۔ غرض وغایت (2)کلمہ کی تعریف اور اقسام (3)کلام کی تعریف واقسام

سوال نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں

جواب۔ **علم نحو کی تعریف**۔ ایسے اصول کو جاننا جن کے ذریعے تین کلموں کے آخر کے احوال معلوم ہوں معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے اور ان میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو

علم نحو کی غرض ذہن کو کلامِ عرب میں لفظی غلطی سے بچانا **علم نحو کا موضوع** **کلمہ اور کلام**

1) "اَلْحَمْدُ لِلهِ" میں "اَلْحَمْدُ" کا اعرابی مقام کیا ہے؟

(الف)فاعل ---(ب)مبتدا---(ج)خبر---(د)مفعول

2) "رَبِّ الْعَالَمِينَ" میں "الْعَالَمِينَ" اعرابی طور پر کیا واقع ہو رہا ہے؟

(الف)صفت ---(ب)مضاف الیہ---(ج)حال---(د)تمیز

3) "الْمُتَّقِينَ" میں حرفِ جر کی وجہ سے علامتِ جر کیا ہے؟

(الف)کسرہ ---(ب)یاء---(ج)الف---(د)واو

4) "الرَّحْمٰنِ" اور "الرَّحِيمِ" اسمِ جلالت کے لیے کیا بن رہے ہیں؟

(الف)مضاف الیہ ---(ب)صفت---(ج)خبر---(د)بدل

1)مصنف نے اس کتاب کی ترتیب کس مشہور کتاب کے مطابق رکھی ہے؟

(الف)الہدایہ ---(ب)الکافیہ---(ج)الفیہ---(د)شرح جامی

2)کتاب کا نام "ہدایۃ النحو" رکھنے کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟ (الف)نحو کی مشق کے لیے

(ب)طلبہ کی ہدایت کی امید پر---(ج) قواعد کی کثرت کے لیے---(د)مصنف کا نام ہونے کی وجہ سے

3)مصنف نے کتاب میں دلائل اور علل کو کیوں ذکر نہیں کیا؟ (الف)جگہ کی کمی کی وجہ سے

(ب)طالب علم کے ذہن کو الجھن سے بچانے کے لیے--(ج)یہ اہم نہیں تھے---(د)کتاب طویل کرنی تھی

4)اس کتاب کی مجموعی ترتیب کن اجزاء پر مشتمل ہے؟ (الف)صرف تین اقسام

(ب)ایک مقدمہ اور تین اقسام---(ج)دو مقدمے اور ایک قسم---(د)پانچ ابواب

1)علمِ نحو کے ذریعے کلمہ کے کس حصے کے احوال معلوم ہوتے ہیں؟

(الف)شروع کے ---(ب)درمیان کے---(ج)آخری حرف کے---(د)پورے کلمے کے

2)علمِ نحو کو سیکھنے کا بنیادی مقصد(غرض) کیا ہے؟

(الف)لغت سیکھنا ---(ب)لفظی غلطی سے بچنا---(ج)شعر کہنا---(د)حروف کی پہچان

3)علمِ نحو کا موضوع درج ذیل میں سے کیا ہے؟

(الف)اسم اور فعل ---(ب)کلمہ اور کلام---(ج)معرب اور مبنی---(د)حرف اور جملہ

4)علمِ نحو میں کلمات کے بارے میں کن دو پہلوؤں سے بحث کی جاتی ہے؟ (الف)وزن اور صیغہ

(ب)اعراب وبناء اور ترکیب--(ج)صفت اور موصوف--(د)مادہ اور حروفِ اصلیہ

فصل: کلمہ کی تعریف اور اس کی اقسام

اس سبق میں کلمہ کی تعریف اور اس کی بنیادی اقسام کا بیان ہے۔ کلمہ وہ اکیلا لفظ ہے جو کسی مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ کلمہ صرف تین قسموں میں منحصر ہے: اسم، فعل اور حرف۔ اس انحصار کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ یا تو اپنے معنی پر مستقل طور پر دلالت کرے گا یا نہیں؛ اگر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے تو وہ فعل ہے، اور اگر زمانہ نہ ہو تو وہ اسم ہے، اور اگر وہ اپنے معنی پر مستقل دلالت ہی نہ کرے بلکہ دوسرے کلمے کا محتاج ہو تو وہ حرف ہے۔

فَصْلٌ: الْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ

خبر مبتداء خبر ماضی مجہول جار مجرور صفت،

کلمہ ایسا لفظ ہے جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا

وَهِيَ مُنْحَصِرَةٌ فِي ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، اسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ

مبتداء خبر جار مجرور مضاف الیہ، خبر معطوف معطوف

اور وہ رک جاتا ہے تین قسموں میں اسم اور فعل اور حرف

سوال کلمہ کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ کلمہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب کلمہ کی تعریف: وہ اکیلا لفظ جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ (1)اسم (2)فعل (3)حرف

کلمہ کی تین اقسام میں انحصار کی وجہ

اس سبق میں کلمہ کی اسم، فعل اور حرف میں تقسیم کی عقلی وجہ بیان کی گئی ہے۔ کوئی بھی کلمہ ان تین صورتوں سے باہر نہیں ہو سکتا: *حرف: وہ کلمہ جو اپنے معنی پر مستقل دلالت نہ کرے (بلکہ دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر معنی دے)۔ *فعل: وہ کلمہ جو اپنے معنی پر مستقل دلالت کرے اور اس میں تین زمانوں (ماضی، حال،

مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جائے۔ *اسم: وہ کلمہ جو اپنے معنی پر مستقل دلالت کرے لیکن اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

لِأَنَّهَا إِمّا أَنْ لَا تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَهُوَ الْحَرْفُ،

حرف مشبہ مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مبتداء خبر

اس لیے کہ وہ یا یہ کہ دلالت نہیں کرے گا کسی معنی پر خود اور وہ حرف ہے

أَوْ تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَيَقْتَرِنَ مَعْنَاهَا بِأَحَدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلَاثَةِ وَهُوَ الْفِعْلُ،

مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مضارع معروف فاعل جار مجرور مضاف الیہ صفت مبتداء خبر

یا وہ کسی معنی پر خود دلالت کرے گا اور اس کا معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہو گا اور وہ فعل ہے

أَوْ تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَلَمْ يَقْتَرِنْ مَعْنَاهَا بِهِ وَهُوَ الِاسْمُ

مضارع معروف جار مجرور جار مجرور نفی جحد معروف فاعل جار مجرور مبتداء خبر

یا کسی معنی پر خود دلالت کرے گا اور اس کا معنی اس کے ساتھ نہیں ملا ہو گا اور وہ اسم ہے

سوال کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر بیان کریں

جواب: کلمہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا یا نہیں اگر نہیں تو حرف ہے اگر اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو کلمہ کسی زمانے کے ساتھ ملا ہوا ہو گا یا نہیں اگر ملا ہوا ہو گا تو فعل ہے اگر ملا ہوا نہیں تو اسم ہے

اسم کی تعریف اور اس کی حقیقت

اس سبق میں کلمہ کی پہلی قسم "اسم" کی جامع تعریف بیان کی گئی ہے۔ اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر مستقل طور پر دلالت کرے اور اس کے معنی میں تین زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی بھی زمانہ نہ پایا جائے۔ اسم کی مثالیں جیسے: رَجُلٌ (مرد) اور عِلْمٌ (جاننا) ہیں۔ ان الفاظ کو سننے سے ایک مستقل معنی تو سمجھ آتا ہے لیکن

ان میں وقت یا زمانے کا کوئی تصور موجود نہیں ہوتا۔

فَحَدُّ الِاسْمِ: كَلِمَةٌ تَدُلّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا غَيْرَ مُقْتَرِنٍ

مبتداء مضاف الیہ خبر مضارع معروف جار مجرور جار مجرور حال مضاف الیہ

تو اسم کی تعریف ایسا کلمہ ہے جو دلالت کرتا ہے کسی معنی پر خود اس حال میں کہ وہ ملا نہ ہو

بِأَحدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلَاثَةِ أَعْنِي: الْمَاضِيَ وَالْحَالَ وَالِاسْتِقْبَالَ كَرَجُلٍ وَعِلْمٍ

جار مجرور مضاف الیہ صفت مضارع معروف مفعول بہ معطوف معطوف جار مجرور معطوف،

تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ میری مراد گزرا اور موجودہ اور آئندہ ہے جیسے مرد اور جاننا

سوال اسم کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے **رجل** (مرد) **علم** (جاننا)

اسم کی علامات اور اس کی خصوصیات

اس سبق میں ان مخصوص علامات کا ذکر ہے جن کے ذریعے اسم کی پہچان ہوتی ہے۔ کسی کلمہ کے اسم ہونے کی بڑی نشانیاں درج ذیل ہیں: *اس کی طرف نسبت (اسناد) کرنا: یعنی اس کے بارے میں کوئی خبر دینا، جیسے: «**زَيْدٌ قَائِمٌ**» میں **زید** اسم ہے کیونکہ اس کے بارے میں کھڑے ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ *اضافت: یعنی مضاف ہونا، جیسے: «**غُلَامُ زَيْدٍ**»۔ *الف لام کا داخل ہونا: جیسے: «**اَلرَّجُلُ**»۔ *حرفِ جر کا داخل ہونا اور تنوین آنا: جیسے: «**بِزَيْدٍ**»۔ *تثنیہ اور جمع ہونا: جیسے: **رَجُلَانِ، رِجَالٌ**۔ *موصوف (نعت) بننا، تصغیر ہونا اور منادیٰ (حرفِ ندا کا داخل ہونا) ہونا: یہ تمام اسم کی خاص علامات ہیں۔

وَعَلَامَتُهُ صِحّةُ الْإِخْبَارعَنهُ نَحْوُ: زَيْدٌ قَائِمٌ، وَالْإِضَافَةُ نَحْوُ: غُلَامُ زَيْدٍ

مبتداء خبر مضاف الیہ جار مجرور خبر مبتداء خبر معطوف خبر مضاف الیہ

اور اس کی نشانی، اس کے متعلق خبر دینے کا صحیح ہونا ہے جیسے زید کھڑا ہے اور مضاف ہونا ہے جیسے زید کا غلام

وَدُخُولُ لَامِ التَّعْرِيفِ كَالرَّجُلِ، وَالْجَرِّ وَالتَّنْوِينِ نَحْوُ: بِزَيْدٍ، وَالتَّثْنِيَةُ

معطوف مضاف الیہ مضاف الیہ جار مجرور معطوف معطوف خبر جار مجرور معطوف

اور لام تعریف کا داخل ہونا ہے جیسے الرجل اور جر اور تنوین کا جیسے بزید (زید کے ساتھ) اور تثنیہ

وَالْجَمْعُ وَالنَّعْتُ وَالتَّصْغِيرُ وَالنِّدَاءُ فَإِنّ كُلَّ هذِهِ خَوَاصُّ الِاسْمِ،

معطوف معطوف معطوف معطوف حرف مشبہ اسم مضاف الیہ خبر مضاف الیہ

اور جمع اور موصوف ہونا اور مصغر ہونا اور نداء تو بے شک یہ تمام اسم کے خواص ہیں

سوال اسم کی علامات کتنی اور کون کون سی ہیں

جواب اسم کی دس نشانیاں ہیں

(1) مسند الیہ ہونا جیسے **زيد قائم**
(2) مضاف ہونا جیسے **غلام زيد**
(3) لام تعریف کا داخل ہونا جیسے **الرجل**
(4) جر کا داخل ہونا جیسے **بزيد**
(5) تنوین کا داخل ہونا جیسے **زيد**
(6) تثنیہ ہونا جیسے **رجلان**
(7) جمع ہونا جیسے **رجال**
(8) موصوف ہونا جیسے **رجل عالم**
(9) مصغر ہونا جیسے **قريش**
(10) منادی ہونا جیسے **يا رجل**

اسم کے بارے میں خبر دینے کا معنی اور اس کی وجہِ تسمیہ

اس سبق میں اسم کی اہم ترین علامت "اخبار عنہ "(اس کے بارے میں خبر دینا) کی وضاحت اور اسم کو "اسم" کہنے کی وجہ بیان کی گئی ہے: *اخبار عنہ (محکوم علیہ ہونا): اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ جملے میں اس طرح واقع ہو کہ اس پر کوئی حکم لگایا جا سکے، جیسے وہ فاعل بنے، مفعول بنے یا مبتدا بنے۔ یہ اسم کی ایسی مضبوط علامت ہے جو اسم

ضمیر اور اسمِ اشارہ جیسی پوشیدہ صورتوں میں بھی پہچان کرواتی ہے۔ *وجہِ تسمیہ: اسم کو "اسم" اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے باقی دو ساتھیوں (فعل اور حرف) پر "سمو" (بلندی اور برتری) رکھتا ہے، کیونکہ یہ اکیلا ہی جملے کا رکن (مبتدا یا خبر) بن سکتا ہے۔ یہ "وسم" (نشانی) سے نہیں نکلا۔

وَمَعْنَى الْإِخْبَارِ عَنْهُ أَنْ يَكُونَ مَحْكُومًا عَلَيْهِ لِكَوْنِهِ فَاعِلًا أَوْ مَفْعُولًا أَوْ مُبْتَدَأً،

مبتداء مضاف الیہ جار مجرور ناصبہ فعل ناقص خبر جار مجرور جار مجرور کون کی خبر معطوف معطوف

اور اس کے متعلق خبر دینے کا معنی یہ ہے کہ وہ محکوم علیہ ہو اس کے فاعل یا مفعول یا مبتداء ہونے کی وجہ سے

وَيُسَمّى اِسْمًا لِسِمْوِهِ عَلَى قَسِيمَيْهِ لَا لِكَوْنِهِ وَسْمًا عَلَى الْمَعْنَى

مضارع مجہول مفعول بہ جار مجرور جار مجرور عطف جار مجرور کون کی خبر جار مجرور

اور اس کے اپنی دو قسیموں پر بلند ہونے کی وجہ سے اسم کا نام دیا جاتا ہے نہ کہ اس کے معنی پر نشانی ہونے کی وجہ سے

سوال اخبار عنہ کا مطلب بیان کریں

جواب اخبار عنہ کا مطلب ہے محکوم علیہ ہونا اور محکوم علیہ کا مطلب ہے کہ اسم فاعل ہو یا نائب فاعل ہو یا مفعول ہو یا مبتداء ہو صرف اسم ہی فاعل نائب فاعل مفعول اور مبتداء ہوتا ہے فعل اور حرف فاعل نائب فاعل مفعول اور مبتداء نہیں ہوتے

سوال اسم کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اسم کا معنی ہوتا ہے بلند ہونا اور اسم بھی فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے اس لیے اسم کو اسم کہا جاتا ہے اس لیے کہ اسم مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ اس سے معلوم ہوا کہ اسم بلند ہوتا ہے

فعل کی تعریف اور اس کی حقیقت

اس سبق میں کلمہ کی دوسری قسم "فعل" کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر مستقل طور پر دلالت کرے اور اس کے معنی میں تین زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ بھی لازمی طور پر پایا جائے۔ فعل کی مثالیں جیسے: ضَرَبَ (اس نے مارا- ماضی)، یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا- حال و استقبال) اور اِضْرِبْ (تو مار- استقبال) ہیں۔ اسم کے برعکس، فعل کا تصور زمانے کے بغیر ادھورا رہتا ہے۔

وَحَدُّ الْفِعْلِ: كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا دَلَالَةً مُقْتَرِنَةً

مبتداء مضاف الیہ خبر مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مفعول مطلق صفت

اور فعل کی تعریف ایسا کلمہ ہے جو دلالت کرتا ہے کسی معنی پر خود ایسی دلالت جو ملنے والی ہو

بِزَمَانِ ذَلِكَ الْمَعْنَى كَضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ

جار مجرور مضاف الیہ مشار الیہ جار ماضی معروف مضارع معروف امر معروف،

اس معنی کے زمانہ کے ساتھ جیسے ضرب (اس نے مارا) یضرب (وہ مارتا ہے یا مارے گا) اضرب (تو مار)

سوال فعل کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضرب یضرب إضرب تمیز

فعل کی علامات اور اس کی خصوصیات

اس سبق میں ان مخصوص علامات کا بیان ہے جن سے فعل کی پہچان ہوتی ہے۔ فعل کی اہم نشانیاں درج ذیل ہیں:

*اخبار بہ ہونا: یعنی فعل جملے میں صرف "حکم" (خبر) بن سکتا ہے، اس پر کوئی حکم لگایا نہیں جا سکتا (یعنی یہ فاعل یا مبتدا نہیں بن سکتا)۔ * مخصوص حروف کا داخل ہونا: جیسے کلمہ کے شروع میں قَدْ، سِین (س-) یا سَوْفَ کا آنا۔

* جزم: کلمہ کے آخری حرف پر جزم (ساکن) ہونا۔ * گردان: کلمہ کا ماضی اور مضارع کی صورت میں تبدیل ہونا، یا اس کا امر (حکم) اور نہی (منع) ہونا۔ * مخصوص ضمیریں: کلمہ کے آخر میں بارز مرفوع ضمیروں کا جڑنا (جیسے: ضَرَبْتُ)، تاء تانیث ساکنہ (جیسے: ضَرَبَتْ) یا نونِ تاکید کا ملنا۔

وَعَلَامَتُهُ أَنْ يَصِحَّ الْإِخْبَارُ بِهِ لَا عَنْهُ ، وَدُخُولُ قَدْ وَالسِّينِ

مبتداء ناصبہ مضارع معروف فاعل جار مجرور جار مجرور معطوف مضاف الیہ معطوف

اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ذریعے خبر دینا صحیح ہو نہ کہ اس کے متعلق اور قد کا داخل ہونا اور سین کا

وَسَوْفَ وَالْجَزْمُ وَالتَّصْرِيفُ إِلَى الْمَاضِي وَالْمُضَارِعِ، وَكَوْنُهُ أَمْرًا أَوْ نَهْيًا،

معطوف معطوف معطوف جار مجرور معطوف معطوف کون کی خبر معطوف

اور سوف کا اور جزم کا اور ماضی و مضارع کی طرف گردان کرنا اور اس کا امر یا نھی ہونا

وَاتِّصَالُ الضَّمَائِرِ الْبَارِزَةِ الْمَرْفُوعَةِ نَحْوَ: ضَرَبْتُ، وَتَاءِ التَّأْنِيثِ السَّاكِنَةِ

معطوف مضاف الیہ صفت صفت خبر ماضی معروف معطوف مضاف الیہ صفت

اور ضمائر بارزہ مرفوعہ کا ملنا جیسے ضربت اور تانیث کی ساکن تاء کا

نَحْوَ: ضَرَبَتْ، وَنُونَيِ التَّأْكِيد فَإِنّ كُلّ هَذِهِ خَوَاصٌّ الْفِعْلِ

خبر ماضی معروف معطوف مضاف الیہ مشبہ بالفعل اسم مضاف الیہ خبر مضاف الیہ،

جیسے ضربت اور تاکید کے دونونوں کا تو بے شک یہ تمام فعل کے خواص ہیں

سوال فعل علامات کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب فعل کی بارہ نشانیاں ہیں

(1)مسند ہونا (2)قد ہونا (3) سین ہونا (4)سوف ہونا

(5)جزم ہونا (6)ماضی کی گردان ہونا (7) مضارع کی گردان ہونا

(8)امر ہونا (9)نھی ہونا (10)ضمیر بارز مرفوع متصل ہونا

(11)تائے تانیث ساکنہ کا متصل ہونا (12)نون تاکید ثقیلہ یا نون تاکید خفیفہ کا متصل ہونا

فعل کا "اخبار بہ" ہونا اور اس کی وجہِ تسمیہ

اس سبق میں فعل کی ایک اہم صفت اور اس کے نام کی وجہِ تسمیہ بیان کی گئی ہے:

*اخبار بہ (محکوم بہ): اس کا مطلب یہ ہے کہ فعل ہمیشہ جملے میں "حکم" بن کر آتا ہے۔ یعنی اس کے ذریعے کسی دوسرے اسم (فاعل یا نائب فاعل) کے بارے میں کچھ بتایا جاتا ہے۔ فعل خود کبھی "محکوم علیہ" (جس پر حکم لگایا جائے) نہیں بن سکتا۔

*وجہِ تسمیہ: فعل کو "فعل" اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے اصل یعنی "مصدر" کے نام پر رکھا گیا ہے۔ حقیقت میں فاعل کا کام (فعل) وہی مصدر ہی ہوتا ہے (جیسے مارنا ایک کام ہے)، اور چونکہ فعل اسی مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور اسی معنی پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے اسے بھی فعل کہہ دیا گیا۔

وَمَعْنَى الْإِخْبَارِ بِهِ أَنْ يَكُونَ مَحْكُومًا بِهِ، وَيُسَمّى فِعْلًا بِاسْمِ أَصْلِهِ

مبتداء مضاف الیہ ناصبہ فعل ناقص فعل ناقص کی خبر مضارع مجہول مفعول بہ جار مجرور مضاف الیہ

اور اس کے ذریعے خبر دینے کا معنی یہ ہے کہ وہ محکوم بہ ہو اور وہ اپنی اصل کے نام کے ساتھ فعل کہلایا جاتا ہے

وَهُوَ الْمَصْدَرُ لِأَنّ الْمَصْدَرَ هُوَ فِعْلُ الْفَاعِلِ حَقِيقَةً،

مبتداء خبر مشبہ بالفعل ان کا اسم مبتداء خبر مضاف الیہ تمیز

اور وہ مصدر ہے اس لیے کہ مصدر ہی حقیقت میں فاعل کا فعل ہے

سوال اخبار بہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اخبار بہ کا مطلب ہے محکوم بہ ہونا اور محکوم بہ کا مطلب ہے کہ کلمہ یا تو خبر ہو یا ایسا مبتداء ہو جس کی خبر نہ ہو بلکہ فاعل یا نائب فاعل ہو

سوال فعل کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب فعل کا مطلب ہے معنی مصدری اور فعل معنی مصدری پر مشتمل ہوتا ہے اس لیے فعل کو فعل کہتے ہیں معنی مصدری کا مطلب ہے کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا وغیرہ

حرف کی تعریف اور اس کی علامات

اس سبق میں کلمہ کی تیسری قسم "حرف" کی تعریف اور اس کی پہچان کا طریقہ بیان کیا گیا ہے:

*تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا، بلکہ اپنا پورا معنی بتانے کے لیے دوسرے کلمات (اسم یا فعل) کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے «مِنْ» کا معنی "ابتداء" (شروع ہونا) ہے، لیکن یہ معنی تبھی سمجھ آئے گا جب اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز ذکر کی جائے جہاں سے ابتدا ہو رہی ہو، مثلاً: «سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ» (میں نے بصرہ سے سفر شروع کیا)۔

*علامات: حرف کی پہچان یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی بھی علامت نہیں پائی جاتی۔ یہ نہ تو "محکوم علیہ" (جس پر حکم لگے) بن سکتا ہے اور نہ ہی "محکوم بہ" (جو خود حکم بنے) بن سکتا ہے۔ گویا اسم اور فعل کی علامات کو قبول نہ کرنا ہی حرف کی علامت ہے۔

وَحَدُّ الْحَرْفِ: كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلَى مَعْنًى

مبتداء مضاف الیہ خبر مضارع معروف جار مجرور جار مجرور مضارع معروف جار مجرور

اور حرف کی تعریف ایسا کلمہ ہے جو کسی معنی پر خود دلالت نہیں کرتا بلکہ دلالت کرتا ہے کسی معنی پر

فِي غَيْرِهَا، نَحْوُ: مِنْ فَإِنّ مَعْنَاهَا الِابْتِدَاءُ وَهِيَ لَا تَدُلُّ عَلَيْهِ

جار مجرور خبر مضاف الیہ مشبہ بالفعل اسم خبر مبتداء مضارع معروف

اپنے غیر میں جیسے من تو بے شک اس کا معنی ابتداء ہے اور وہ اس پر دلالت نہیں کرتا

إِلَّا بَعْدَ ذِكْرِ مَا مِنْهُ الِابْتِدَاءُ كَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ مَثَلًا، تَقُولُ

مفعول فیہ مضاف الیہ مبتداء مؤخر معطوف مفعول مطلق مضارع معروف

مگر اس چیز کے ذکر کے بعد جس سے ابتداء ہے جیسے بصرہ اور کوفہ مثال کے طور پر تو کہے گا

سِرْتُ مِنْ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ، وَعَلَامَتُهُ أَنْ لَا يَصِحَّ الْإِخْبَارُ عَنْهُ وَلَا بِهِ،

ماضی معروف جار مجرور جار مجرور، مبتداء مضارع معروف فاعل

میں بصرہ سے کوفہ تک چلا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے متعلق خبر دینا صحیح نہیں ہوتا اور نہ اس کے ذریعے

وَأَنْ لَا يَقْبَلَ عَلَامَاتِ الْأَسْمَاءِ وَلَا عَلَامَاتِ الْأَفْعَالِ

ناصبہ مضارع معروف مفعول بہ مضاف الیہ معطوف مضاف الیہ

اور یہ ہے کہ وہ اسم کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے اور نہ فعل کی نشانیوں کو

سوال حرف کی تعریف بمع مثال بیان کریں

جواب حرف وہ کلمہ ہے جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ دوسرے کلمہ کا محتاج ہو جیسے **من**، اس کا معنی ابتداء ہے مگر ابتداء کی سمجھ تب آئے گی جب **من** کے ساتھ البصرۃ یا الکوفۃ وغیرہ لگے گا یعنی البصرۃ یا الکوفۃ وغیرہ کے ملنے سے پتہ چلے گا کہ چلنے کی ابتداء بصرہ یا کوفہ وغیرہ سے ہوئی

سوال حرف کی علامت بیان کریں

جواب حرف کی نشانی یہ ہے کہ حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ نہ اسم کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی فعل کی نشانیوں کو قبول کرتا ہے

کلامِ عرب میں حرف کے فوائد اور اس کی وجہِ تسمیہ

اس سبق میں کلامِ عرب میں "حرف" کے مختلف استعمالات (فوائد) اور اسے حرف کہنے کی وجہ بیان کی گئی ہے:

*حرف کے فوائد: حرف کا اصل کام کلمات کے درمیان تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس کی بنیادی چار صورتیں یہاں ذکر کی گئی ہیں:

*دو اسموں کو جوڑنا: جیسے «زَيْدٌ فِي الدَّارِ» (زید گھر میں ہے)۔ یہاں "فِي" نے دو اسموں کو جوڑا۔

*دو فعلوں کو جوڑنا: جیسے «أُرِيدُ أَنْ تَضْرِبَ» (میں چاہتا ہوں کہ تم مارو)۔ یہاں "أَنْ" نے دو فعلوں کے

درمیان ربط پیدا کیا۔

*اسم اور فعل کو جوڑنا: جیسے «ضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ» (میں نے لکڑی سے مارا)۔ یہاں "بِ-" نے فعل اور اسم کو جوڑا۔

*دو جملوں کو جوڑنا: جیسے «إِنْ جاءَنِي زَيْدٌ أَكْرَمْتُهُ» (اگر زید میرے پاس آیا تو میں اس کی عزت کروں گا)۔ یہاں "إِنْ" نے دو جملوں کو جوڑا۔

*وجہِ تسمیہ: حرف کو "حرف" اس لیے کہتے ہیں کیونکہ لغت میں حرف کا معنیٰ "کنارہ" (طرف) ہے۔ چونکہ حرف کلام میں اصل مقصود (مسند یا مسند الیہ) نہیں ہوتا بلکہ صرف ایک رابطے کے طور پر کنارے پر واقع ہوتا ہے، اس لیے اسے حرف کہا جاتا ہے۔

وَلِلْحَرْفِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ فَوَائِدُ، كَالرَّبْطِ بَيْنَ الِاسْمَيْنِ نَحْوُ: زَيْدٌ فِي الدَّارِ

جار مجرور جار مجرور مضاف الیہ مبتداء مؤخر جار مجرور مفعول فیہ مضاف الیہ خبر مبتداء جار مجرور

اور کلام عرب میں حرف کے کئی فائدے ہیں جیسے دو اسموں کے درمیان ربط (ملانا) جیسے زید گھر میں ہے

وَالْفِعْلَيْنِ نَحْوَ: أُرِيدَ أَنْ تَضْرِبَ، أَوْ اسْمٍ وَفِعْلٍ كَضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ،

معطوف خبر مضارع معروف ناصبہ مضارع معروف معطوف معطوف جار ماضی معروف جار مجرور

اور دو فعلوں کے درمیان جیسے میں چاہتا ہوں کہ تو مارے یا ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان جیسے میں نے لکڑی کے ساتھ مارا

أَوْ الْجُمْلَتَيْنِ نَحْوُ :إِنْ جاءَنِي زَيْدٌ أَكْرَمْتُهُ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ الْفَوَائِدِ

معطوف خبر ماضی معروف فاعل ماضی معروف معطوف مضاف الیہ جار مجرور

یا دو جملوں کے درمیان جیسے اگر زید میرے پاس آیا تو میں اس کی عزت کروں گا اور ان کے علاوہ فائدے

الّتِي تَعْرِفُهَا فِي الْقِسْمِ الثَّالِثِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُسَمّى حَرْفًا

. مضارع معروف صفت ماضی معروف فاعل مضارع مجہول مفعول بہ

جن کو تو تیسری قسم میں پہچان لے گا اگر اللہ نے چاہا اور اس کو حرف کا نام دیا جاتا ہے

لِوُقُوعِهِ فِي الْكَلَامِ حَرْفًاأَيْ:طَرَفًا إِذْ لَيْسَ مَقْصُودًا بِالذَّاتِ مِثْلَ الْمُسْنَدِ وَالْمُسْنَدِ إِلَيْهِ

جار مجرور جار مجرور مفعول بہ حرف تفسیر، تفسیر فعل ناقص خبر جار مجرور صفت مضاف الیہ معطوف

اس کے کلام میں حرف یعنی کنارے میں واقع ہونے کی وجہ سے اس لیے کہ وہ بالذات مقصود نہیں ہوتا مسند اور مسند الیہ کی طرح

سوال حرف کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: حرف کے بہت فوائد ہیں مصنف نے چار فائدے بیان کئے ہیں

(1) دو اسموں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **زید فی الدار**۔

(2) دو فعلوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **ارید ان تنصر**

(3) اسم اور فعل کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **نصرت بالعلم**

(4) دو جملوں کے درمیان تعلق پیدا کرنا جیسے **ان جاءنی زید فاکرمته**

سوال حرف کی وجہ تسمیہ بیان کریں

جواب: حرف کا معنی طرف یا کنارہ ہوتا ہے اور حرف بھی طرف میں واقع ہوتا ہے اس لیے اس کو حرف کہتے ہیں۔ طرف میں واقع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حرف فعل اور اسم کی طرح مسند اور مسند الیہ واقع نہیں ہوتا

1) وہ لفظ جو کسی اکیلے (مفرد) معنی کے لیے بنایا گیا ہو، اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) کلام ---(ب) کلمہ---(ج) جملہ---(د) موضوع

2) کلمہ کی کل کتنی اقسام ہیں؟ (الف) دو ---(ب) تین---(ج) چار---(د) پانچ

3) وہ کلمہ جو اپنے معنی پر مستقل دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) اسم ---(ب) فعل---(ج) حرف---(د) ظرف

4) وہ کلمہ جو اپنا معنی بتانے میں دوسرے کلمات کا محتاج ہو، کیا کہلاتا ہے؟

(الف) اسم ---(ب) فعل---(ج) حرف---(د) مصدر

1) وہ کلمہ جو اپنے معنی بتانے میں مستقل نہ ہو، اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) اسم ---(ب) فعل---(ج) حرف---(د) کلام

2) فعل اور اسم کے درمیان بنیادی فرق کیا ہے؟

(الف) معنی کا مستقل ہونا ---(ب) زمانے کا پایا جانا---(ج) حروف کی تعداد---(د) اعراب کا ہونا

3) اگر ایک کلمہ اپنے معنی پر مستقل دلالت کرے لیکن اس میں زمانہ نہ ہو، تو وہ کیا ہے؟

(الف) فعل ---(ب) اسم---(ج) حرف---(د) صفت

4) عربی زبان میں کل کتنے زمانے (أزمنہ) معتبر ہیں جن کے ساتھ فعل کا تعلق ہوتا ہے؟

(الف) دو ---(ب) تین---(ج) چار---(د) پانچ

1) اسم کی تعریف میں "غیر مقترن" سے کیا مراد ہے؟

(الف) ملا ہوا ہونا ---(ب) ملا ہوا نہ ہونا---(ج) مستقل ہونا---(د) واحد ہونا

2) درج ذیل میں سے اسم کی صحیح مثال کون سی ہے؟

(الف) ضَرَبَ ---(ب) رَجُلٌ ---(ج) فِي ---(د) يَنْصُرُ

3) وہ کلمہ جو اپنے معنی پر مستقل دلالت کرے مگر زمانہ نہ رکھے، اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) فعل ---(ب) اسم---(ج) حرف---(د) جملہ

4) اسم کے معنی میں کتنے زمانوں کی نفی کی گئی ہے؟

(الف) ایک ---(ب) دو---(ج) تین ---(د) چار

1) "زَيْدٌ قَائِمٌ" میں زید کے اسم ہونے کی سب سے بڑی علامت کیا ہے؟

(الف) تنوین ---(ب) اس کے بارے میں خبر دینا---(ج) الف لام---(د) تصغیر

2) درج ذیل میں سے کون سی علامت اسم کی خصوصیات میں سے نہیں ہے؟

(الف) اضافت ---(ب) تثنیہ---(ج) حرفِ قد کا داخل ہونا---(د) تنوین

3) "اَلرَّجُلُ" میں اسم کی کون سی علامت پائی جا رہی ہے؟

(الف) ندا ---(ب) الف لام---(ج) اضافت---(د) نعت

4) کلمے کا "منادیٰ" ہونا (یعنی اس سے پہلے حرفِ ندا کا آنا) کس کی علامت ہے؟

(الف)فعل کی ۔۔۔(ب)اسم کی۔۔۔(ج)حرف کی۔۔۔(د)جملے کی

1)اسم کے "محکوم علیہ" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ (الف)اس کے بارے میں خبر دینا

(ب)اس کا معنی چھپا ہونا۔۔۔(ج)اس پر زبر آنا۔۔۔(د)اس کا حرفِ جر کے بعد ہونا

2)درج ذیل میں سے کون سا مقام "اخبار عنہ" (محکوم علیہ) کی مثال ہے؟

(الف)مضاف الیہ ہونا ۔۔۔(ب)فاعل یا مبتدا ہونا۔۔۔(ج)حرفِ مشبہ بالفعل ہونا۔۔۔(د)صفت ہونا

3)اسم کو "اسم" کہنے کی وجہ مصنف کے نزدیک کیا ہے؟ (الف)اس کا نشانی ہونا

(ب)اس کا فعل اور حرف سے برتر ہونا۔۔۔(ج)اس کا چھوٹا ہونا۔۔۔(د)اس کا کلام کے شروع میں ہونا

4)اسم کی وہ کون سی علامت ہے جو اسمِ ضمیر (مثلاً: أَنَا، هُوَ) میں بھی پائی جاتی ہے؟

(الف)الف لام ۔۔۔(ب)تنوین۔۔۔(ج)اخبار عنہ (محکوم علیہ ہونا)۔۔۔(د)تصغیر

1)فعل کی تعریف میں "مقترن" سے کیا مراد ہے؟

(الف)الگ ہونا ۔۔۔(ب)جڑا ہوا ہونا۔۔۔(ج)پوشیدہ ہونا۔۔۔(د)حرف ہونا

2)فعل اور اسم کے درمیان بنیادی فرق کس چیز کا پایا جانا ہے؟

(الف)معنی ۔۔۔(ب)زمانہ۔۔۔(ج)حروف۔۔۔(د)اعراب

3) "اِضْرِبْ" (تومار) میں کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

(الف)ماضی ۔۔۔(ب)حال۔۔۔(ج)استقبال۔۔۔(د)زمانہ بعید

4)وہ کلمہ جو اپنے معنی پر مستقل دلالت کرے اور زمانے کے ساتھ جڑا ہو، کیا کہلاتا ہے؟

(الف)اسم ۔۔۔(ب)فعل۔۔۔(ج)حرف۔۔۔(د)جملہ

1)فعل کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ "اخبار بہ" ہوتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

(الف)وہ فاعل بنتا ہے ۔۔۔(ب)وہ خبر یا حکم بنتا ہے۔۔۔(ج)وہ مبتدا بنتا ہے۔۔۔(د)اس پر الف لام آتا ہے

2)درج ذیل میں سے کون سا حرف صرف فعل پر داخل ہوتا ہے؟

(الف)الف لام ۔۔۔(ب)حرفِ جر۔۔۔(ج)سَوْفَ۔۔۔(د)واوِ عطف

3) "ضَرَبَتْ" کے آخر میں موجود تاء (تْ) کس کی علامت ہے؟

(الف) اسم کی ---(ب) فعل کی ---(ج) حرف کی ---(د) صفت کی

4) کلمہ کا "امر" (حکم) یا "نہی" (منع) کی صورت میں ہونا کس کی خاصیت ہے؟

(الف) حرف کی ---(ب) اسم کی ---(ج) فعل کی ---(د) مضاف کی

1) فعل کے "محکوم بہ" ہونے کا کیا مطلب ہے؟

(الف) فاعل بننا ---(ب) خبر یا حکم بننا ---(ج) مضاف الیہ بننا ---(د) مفعول بننا

2) مصنف کے نزدیک فعل کا اصل (ریشہ) کیا ہے؟

(الف) حرف ---(ب) مصدر ---(ج) اسمِ فاعل ---(د) زمانہ

3) فعل کو "فعل" کا نام کس کی مناسبت سے دیا گیا ہے؟

(الف) فاعل کی ---(ب) مصدر کی ---(ج) مفعول کی ---(د) حرف کی

4) حقیقت میں "فاعل کا کام" کون سا کلمہ ہوتا ہے؟

(الف) فعلِ ماضی ---(ب) فعلِ مضارع ---(ج) مصدر ---(د) اسمِ آلہ

1) حرف کی تعریف میں "لا تدل على معنى في نفسها" کا کیا مطلب ہے؟ (الف) اس کا کوئی معنی نہیں

(ب) وہ اکیلے اپنا پورا معنی نہیں بتاتا ---(ج) وہ ہمیشہ غلط ہوتا ہے ---(د) وہ صرف فعل کے ساتھ آتا ہے

2) لفظِ "مِنْ" کا اصل معنی کیا ہے؟ (الف) انتہا ---(ب) ظرفیت ---(ج) ابتداء ---(د) بلندی

3) حرف کی سب سے بڑی علامت کیا ہے؟ (الف) الف لام قبول کرنا

(ب) اسم اور فعل کی علامات قبول نہ کرنا ---(ج) تنوین آنا ---(د) زمانہ پایا جانا

4) "سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ" میں لفظِ "بصرہ" کا ذکر کیوں ضروری ہے؟ (الف) جملہ لمبا کرنے کے لیے

(ب) "مِنْ" کا معنی واضح کرنے کے لیے ---(ج) فعل کی پہچان کے لیے ---(د) مقتدیٰ بنانے کے لیے

1) "زَيْدٌ فِي الدَّارِ" میں حرفِ جر کس کے درمیان ربط پیدا کر رہا ہے؟

(الف)دو فعلوں کے ---(ب)دو اسموں کے ---(ج)اسم اور فعل کے ---(د)دو جملوں کے

2) "ضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ"میں حرفِ "بِ-" نے کس کا کس سے تعلق جوڑا؟

(الف)اسم کا اسم سے ---(ب) فعل کا اسم سے ---(ج) فعل کا فعل سے ---(د) جملے کا جملے سے

3)لفظِ "حرف "کا لغوی معنی کیا ہے؟ (الف)مرکز --(ب) کنارہ یا طرف ---(ج)بلندی ---(د)اوزار

4)حرف کو کلام میں "مقصود بالذات "کیوں نہیں مانا جاتا؟ (الف) کیونکہ یہ مسند یا مسند الیہ نہیں بن سکتا

(ب) کیونکہ یہ چھوٹا ہوتا ہے ---(ج) کیونکہ اس کا کوئی معنی نہیں ---(د) کیونکہ یہ معرب نہیں ہوتا

فصل: کلام کی تعریف اور اس کی حقیقت

اس سبق میں "کلام "کی علمی تعریف اور اس کے ارکان کا ذکر کیا گیا ہے:

*کلام: کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں کو "اسناد" کے ساتھ شامل ہو۔ گویا کلام کے لیے کم از کم دو کلمات کا ہونا ضروری ہے۔

*اسناد: اسناد کا مطلب ہے ایک کلمے کی دوسرے کلمے کی طرف ایسی نسبت کرنا جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو جائے اور بات مکمل ہو جائے (یعنی بات کرنے والا وہاں خاموش ہو سکے)۔

*مثالیں: جیسے «زَيْدٌ قَائِمٌ» (زید کھڑا ہے) اور «قَامَ زَيْدٌ» (زید کھڑا ہوا)۔ ان دونوں مثالوں میں بات مکمل ہو رہی ہے۔ *جملہ: کلام کو نحوی اصطلاح میں "جملہ " بھی کہا جاتا ہے۔

فَصْلٌ: الْكَلَامُ: لَفْظٌ تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْإِسْنَادِ،

خبر مبتداء خبر ماضی معروف مفعول بہ جار مجرور

فصل ہے کلام ایسا لفظ ہے جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ شامل ہو

وَالْإِسْنَادُ نِسْبَةُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ إِلَى الْأُخْرَى بِحَيْثُ تُفِيدُ الْمُخَاطَب فَائِدَةً تَامّةً

مبتداء خبر مضاف الیہ مضاف الیہ جار مجرور جار مجرور مضارع معروف مفعول بہ مفعول مطلق صفت

اور اسناد، دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی نسبت ہے اس طرح کہ وہ مخاطب کو پورا فائدہ دے

يَصِحّ السُّكُوتُ عَلَيْهَا نَحْوَ: زَيْد قَائِمٌ وَقَامَ زَيْدٌ، وَيُسَمّى جُمْلَةً،

مضارع معروف فاعل جار مجرور خبر مبتداء خبر ماضی معروف فاعل مضارع مجہول مفعول بہ،

جس پر خاموش ہونا درست ہوتا ہے جیسے زید کھڑا ہے اور زید کھڑا ہوا اور اس کو جملہ کا نام دیا جاتا ہے

سوال کلام کی تعریف کریں نیز یہ بتائیں کہ کلام کے اور نام کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب : کلام وہ لفظ ہے جو دو کلموں کو شامل ہو اسناد کے ساتھ

کلام کے دو نام اور بھی ہیں۔ (1) مرکب مفید (2) جملہ

سوال اسناد سے مراد کیا ہے؟

جواب **اسناد کی تعریف**۔ دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کلمہ کی طرف نسبت کرنا اس طرح کہ مخاطب کو مکمل فائدہ دے مکمل فائدے کا مطلب ہے کہ دو کلموں پر خاموش ہو جانا درست ہو جیسے زید قائم (زید کھڑا ہے)

قام زید (زید کھڑا ہوا)

کلام کی بنیادی صورتیں اور ان کے اجزاء

اس سبق میں کلام (جملہ) کی تشکیل کے دو بنیادی طریقوں اور ان کے اجزاء (مسند اور مسند الیہ) کی اہمیت بیان کی گئی ہے: *کلام کی صورتیں: کلام (جملہ) ہمیشہ دو صورتوں میں پایا جاتا ہے:

*اسمین (دو اسم): جب جملہ دو اسموں سے مل کر بنے، جیسے: «زَيْدٌ قَائِمٌ» (زید کھڑا ہے)۔ اسے "جملہ اسمیہ" کہا جاتا ہے۔

*فعل اور اسم: جب جملہ ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنے، جیسے: «قَامَ زَيْدٌ» (زید کھڑا ہوا)۔ اسے

"جملہ فعلیہ" کہا جاتا ہے۔

*مسند اور مسند الیہ: کلام کی تکمیل کے لیے دو ارکان کا ہونا لازمی ہے: ایک وہ جس کے بارے میں بات کی جائے (مسند الیہ) اور دوسرا وہ حکم جو اس پر لگایا جائے (مسند)۔ چونکہ یہ دونوں ارکان صرف اسم اور فعل ہی میں پائے جاتے ہیں (حرف میں نہیں)، اس لیے کلام کے لیے ان دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

فَعُلِمَ أَنّ الْكَلَامَ لَا يَحْصُلُ إِلَّا مِنْ اسْمَيْنِ نَحْو: زَيْد قَائِمٌ وَيُسَمّى جُمْلَةً اسْمِيّةً،

ماضی مجہول حرف مشبہ بالفعل کا اسم مضارع معروف مجرور خبر مبتداء خبر مضارع مجہول مفعول بہ صفت

تو معلوم ہوا کہ کلام نہیں حاصل ہوتا مگر دو اسموں سے جیسے زید کھڑا ہے اور اس کو جملہ اسمیہ کا نام دیا جاتا ہے

أَوْ مِنْ فِعْلٍ وَاسْمٍ نَحْو: قَامَ زَيْدٌ وَيُسَمّى جُمْلَةً فِعْلِيّةً؛

مجرور معطوف خبر ماضی معروف فاعل مضارع مجہول مفعول بہ صفت

یا ایک فعل اور ایک اسم سے جیسے زید کھڑا ہوا اور اس کو جملہ فعلیہ کا نام دیا جاتا ہے

إِذْ لَا يُوجَدُ الْمُسْنَدُ وَالْمُسْنَدُ إِلَيْهِ مَعًا فِي غَيْرِهِمَا وَلَا بُدّ لِلْكَلَامِ مِنْهُمَا،

تعلیلیہ مضارع مجہول نائب فاعل معطوف مفعول فیہ مجرور لائے نفی جنس اسم

اس لیے کہ نہیں پائے جاتے مسند اور مسند الیہ ایک ساتھ ان دو کے علاوہ میں اور کلام کے لیے وہ دونوں ضروری ہیں

سوال کلام کتنے اور کون کون سے کلموں سے مل کر بنتا ہے؟

جواب کلام یا تو دو اسموں سے مل کر بنتا ہے جیسے **زید قائم** ایسے کلام کو جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے

یا کلام ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنتا ہے جیسے **قام زید** ایسے کلام کو جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے

سوال جملہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ (1)جملہ اسمیہ (2)جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جو اسم سے شروع ہو جیسے **زید قائم** **جملہ فعلیہ**: وہ جملہ جو فعل سے شروع ہو جیسے **قام زید**

سوال کلام کے لیے کتنی اور کون کون سی چیزیں ضروری ہیں؟

جواب کلام کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔(1)مسند الیہ (2)مسند

کلام کے اجزاء پر ایک اعتراض اور اس کا جواب

اس سبق میں ایک اہم سوال (اعتراض) اور اس کا جواب دیا گیا ہے، ساتھ ہی کتاب کے اگلے مرحلے کا اعلان کیا گیا ہے:

*اعتراض: اگر کلام کے لیے دو اسم یا ایک فعل اور ایک اسم کا ہونا ضروری ہے، تو «**يَا زَيْدُ**» (اے زید!) کلام کیسے ہوا؟ یہاں تو بظاہر صرف ایک حرف اور ایک اسم ہے۔

* **جواب**: حقیقت میں حرفِ ندا «**یا**» اکیلا نہیں ہے بلکہ یہ «**أَدْعُو**» یا «**أَطْلَبُ**» (میں پکارتا ہوں) کے

قائم مقام ہے۔ چونکہ یہ فعل کے معنی میں ہے، اس لیے یہاں بھی ایک فعل (پوشیدہ) اور ایک اسم موجود ہے، لہٰذا یہ کلام کے قاعدے کے خلاف نہیں ہے۔

*آغازِ مقاصد: یہاں مقدمہ مکمل ہوا، اب اس کے بعد کتاب کے اصل تین مقاصد (اسم، فعل اور حرف کے احکام) کا بیان شروع ہو گا۔

فَإِنْ قِيلَ: قَدْ نُوقِضَ بِالنِّدَاءِ نَحْو: يَا زَيْدُ، قُلْنَا: حَرْفُ النِّدَاءِ

ماضی مجہول ماضی مجہول خبر نداء منادی ماضی معروف مبتداء مضاف الیہ

تو اگر کہا جائے تحقیق نداء کے ساتھ اس کی مخالفت کی گئی جیسے اے زید تو ہم کہیں گے حرف نداء

قَائِمٌ مَقَامَ أَدْعُو وَ أَطْلُبُ وَ هُوَ الْفِعْلُ، فَلَا نَقْضَ عَلَيْهِ،

خبر مفعول فیہ مضارع معروف مضارع معروف مبتداء خبر لائے نفی جنس اسم

،ادعو اور اطلب کے قائم مقام ہے اور وہ فعل ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں

،وَإِذَا فَرَغْنَا مِنْ الْمُقَدّمَةِ فَلْنَشْرَعْ فِي الْأَقْسَامِ الثَّلثَةِ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ.

ماضی معروف مجرور امر معروف مجرور صفت مبتداء خبر معطوف

اور جب ہم مقدمہ سے فارغ ہوئے تو ہمیں چاہیے کہ تین قسموں میں شروع ہوں اور اللہ ہی توفیق دینے والا مدد کرنے والا ہے

اعتراض آپ نے کہا کہ کلام یا تو دو اسموں سے مل کر بنتا ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے مل کر بنتا ہے یہ بات درست نہیں اس لیے کہ یا اللہ، **یا زید** بھی کلام ہے اور یہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے مل کر بنا ہے؟

جواب یا اللہ اور **یا زید** ایک حرف اور ایک اسم سے مل کر نہیں بنا بلکہ ایک فعل اور ایک اسم سے مل کر بنا ہے اس لیے کہ لفظ یا، **ادعو** اور **اطلب** کی جگہ آیا ہے تو اصل میں یہاں ایک فعل اور ایک اسم ہے

1) کلام بننے کے لیے کم از کم کتنے کلموں کا ہونا ضروری ہے؟

(الف) ایک۔۔۔(ب) دو۔۔۔(ج) تین۔۔۔(د) چار

2) ایک کلمے کی دوسرے کلمے کی طرف ایسی نسبت جس سے بات مکمل ہو جائے، کیا کہلاتی ہے؟

(الف) اضافت۔۔۔(ب) اسناد۔۔۔(ج) صفت۔۔۔(د) تکرار

3) نحوی اصطلاح میں "کلام" کا دوسرا نام کیا ہے؟ (الف) کلمہ۔۔۔(ب) جملہ۔۔۔(ج) حرف۔۔۔(د) اسم

4) "فائدہ تامہ" سے کیا مراد ہے؟ (الف) بات لمبی ہونا۔۔۔

(ب) مخاطب کو بات پوری سمجھ آجانا۔۔۔(ج) صرف ماضی کا معنی دینا۔۔۔(د) کلام کا شروع میں ہونا

1) جب کلام دو اسموں سے مل کر بنے، تو اسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) جملہ فعلیہ۔۔۔(ب) جملہ اسمیہ۔۔۔(ج) جملہ ظرفیہ۔۔۔(د) جملہ شرطیہ

2) "**قَامَ زَيْدٌ**" نحوی اعتبار سے کلام کی کون سی قسم ہے؟

(الف)جملہ اسمیہ۔۔۔(ب)جملہ فعلیہ۔۔۔(ج)جملہ انشائیہ۔۔۔(د)مفرد

3)کلام کے لیے کن دو ارکان کا پایا جانا لازمی ہے؟ (الف)مضاف اور مضاف الیہ۔۔۔

(ب)مسند اور مسند الیہ۔۔۔(ج)صفت اور موصوف۔۔۔(د)جار اور مجرور

4)فعل اور اسم کے مجموعے کو "جملہ فعلیہ" کیوں کہا جاتا ہے؟ (الف)کیونکہ اس میں زمانہ نہیں ہوتا

(ب)کیونکہ اس کا پہلا جز فعل ہوتا ہے۔۔۔(ج)کیونکہ یہ چھوٹا ہوتا ہے۔۔۔(د)حرف کی وجہ سے

1)معترض کے نزدیک "یَا زَیْدُ" کلام کے کس قاعدے کے بظاہر خلاف ہے؟

(الف)اسناد کے۔۔۔(ب)دو کلمات کے ہونے کے۔۔۔(ج)اعراب کے۔۔۔(د)معرب ہونے کے

2)حرفِ ندا "یا" کس فعل کے قائم مقام ہوتا ہے؟

(الف)نَصَرَ ۔۔۔(ب)أَدْعُو ۔۔۔(ج)كَانَ ۔۔۔(د)ضَرَبَ

3) "یَا زَیْدُ" میں فعل کی جگہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟

(الف)زید۔۔۔(ب)یا۔۔۔(ج)الف لام۔۔۔(د)تنوین

4)مقدمہ کے اختتام پر مصنف نے کتاب کو کتنے حصوں (اقسام) میں بانٹنے کا ذکر کیا ہے؟

(الف)دو۔۔۔(ب)تین۔۔۔(ج)چار۔۔۔(د)پانچ

اسم کی تقسیم (معرب اور مبنی) اور اس کے احکام

اس سبق میں اسم کے تفصیلی احکام کا آغاز کیا گیا ہے۔ اسم کی دو بنیادی اقسام ہیں: معرب اور مبنی۔ مصنف نے بتایا ہے کہ وہ اسم کے احکام کو دو ابواب اور ایک خاتمہ میں بیان کریں گے۔ پہلا باب "اسمِ معرب" کے بارے میں ہے، جس کی ترتیب ایک مقدمہ، تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر رکھی گئی ہے۔ یہ حصہ کتاب کے باقاعدہ فنی مسائل کا نقطہ آغاز ہے۔

الْقِسْمُ الْأَوّلُ: فِي الِاسْمِ وَقَدْ مَرّ تَعْرِيفُهُ، وَهُوَ يَنْقَسِمُ إِلَى الْمُعْرَبِ وَالْمَبْنِيِّ،

مبتداء صفت مجرور ماضی معروف فاعل مبتدا مضارع معروف مجرور معطوف

پہلی قسم اسم میں اور تحقیق اس کی تعریف گزر چکی اور وہ معرب اور مبنی کی طرف تقسیم ہوتا ہے

فَلْنَذْكُرْ أَحْكَامَهُ فِي بَابَيْنِ وَخَاتِمَةٍ. الْبَابُ الْأَوّلُ فِي الِاسْمِ الْمُعْرَبِ

امر متکلم مفعول بہ مجرور معطوف مبتد اصفت مجرور صفت

تو ہم کو چاہیے کہ ذکر کریں ہم اس کے احکام کو دو بابوں اور ایک خاتمہ میں پہلا باب معرب اسم میں ہے

وَفِيهِ مُقَدّمَةٌ وَثَلَاثَةُ مَقَاصِدَ وَخَاتِمَةٌ، أَمّا الْمُقَدّمَةُ فَفِيهَا فُصُولٌ .

مبتدا موخر معطوف مضاف الیہ معطوف مبتدا مبتدا موخر

اور اس میں ایک مقدمہ ہے اور تین مقاصد ہیں اور ایک خاتمہ ہے بہر حال مقدمہ تو اس میں کئ فصلیں ہیں

سوال کتاب میں کتنی قسمیں بیان کی گئ ہیں اور ان قسموں میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب کتاب میں تین قسمیں بیان کی گئ ہیں

پہلی قسم میں اسم کا بیان ہے اور دوسری قسم میں فعل کا بیان ہے اور تیسری قسم میں حرف کا بیان ہے

سوال پہلی قسم میں کیا کیا بیان کیا گیا ہے

جواب پہلی قسم میں دو باب اور ایک خاتمہ ہے پہلے باب میں اسم معرب اور اس کی قسموں کا بیان ہے اور دوسرے باب میں مبنی اور اس کی قسموں کا بیان ہے اور خاتمہ میں معرفہ و نکرہ، مذکر و مونث، واحد تثنیہ جمع وغیرہ اسم کے لواحق بیان کیے گئے ہیں

سوال پہلے باب میں کتنی اور کون کون سی چیزیں بیان کی ہیں؟

جواب پہلے باب میں ایک مقدمہ ہے تین مقاصد ہیں اور ایک خاتمہ ہے

سوال مقدمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب مقدمہ میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں اسم معرب کی تعریف کا بیان ہے دوسری فصل میں اسم معرب کے حکم، عامل، اعراب، محل اعراب کا بیان ہے اور تیسری فصل میں اسم کے اعراب کی نو قسموں کا بیان

ہےاور چوتھی فصل میں اسم معرب کی دو قسموں منصرف اور غیر منصرف کا بیان ہے

سوال تین مقاصد میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب پہلے مقصد میں مرفوعات کا بیان ہے دوسرے مقصد میں منصوبات کا بیان ہے اور تیسرے مقصد میں مجرورات کا بیان ہے

سوال خاتمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟ جواب خاتمہ میں توابع کا بیان ہے